السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسند احمد کی حدیث براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ" (مشکوۃ باب مایقال عند من حضرہ الموت الفصل الثالث"

اس حدیث کو کن کن محدثین نے صحیح قرار دیا ہے؟ ان کے نام اور حوالہ جات مفصل تحریر کریں۔ کتاب اور صفحہ نمبر ضرور تحریر کیجئے گا۔ زاذان اور منہال بن عمرو کو کن محدثین نے قابل حجت قرار دیا ہے۔ ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ، ابن قیم رحمة اللہ علیہ، اور البانی رحمة اللہ علیہ کی تحقیق کو یہ لوگ تسلیم نہیں کرتے۔ (وقار علی مبین الیکٹرونکس امین پارک لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں۔

1۔ حدیث براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث کی درج ذیل کتابوں میں تفصیل اور اختصار کے ساتھ منہال بن عمرو عن زاذان عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند کے ساتھ موجود ہے۔

1۔ سنن ابی داود (ح4753، 4754، 3212)

2۔ سنن ابن ماجہ (ح1548، 1549)

3۔ سنن النسائی (4/78 ح2003)

4۔ مسند الامام احمد (4/287، 288، 297)

5۔ زوائد مسند احمد لعبداللہ بن احمد (4/296)

6۔ مصنف عبدالرزاق (3/580، 582، ح6737)

7۔ مسند الطیالسی (ص102، 103، ح753)

8۔ مصنف ابن ابی شیبہ رحمة اللہ علیہ (3/380، 382، ح12058)

9۔ زہد ہناد بن السری (1/205، 207 ح339)

10۔ مسند ابی عوانہ کمافی رحمة اللہ علیہ اتحاف المہرة لابن حجر رحمة اللہ علیہ (2/459، ح2063)

11۔ الشریعہ للآجری (ص367۔370 ح864۔867)

12۔ زوائد الزہد لحسین بن الحسن المروزی (ص430۔433 ح1219)

13۔ التوحید لابن خزیمہ (ص119، 120)

14۔ المستدرک للحاکم (1/37۔39/40) وقال: "صحیح علی شرط الشیخین" وقال الذہبی: "وھو علی شرطھما"

15۔ تفسیر الطبری (13/143، 8/129)

"۔ عذاب القبر للبیهقی (20) وقال (19) "هذا حدیث کبیر صحیح الاسناد 16

"۔ شعب الایمان للبیهقی (395) وقال هذا حدیث صحیح الاسناد 17

(۔ المعجم الوسط للطبرانی (ح 7413، 183023

(۔ تفسیر ابن ابی حاتم (1478، 5/1477 ح 198465

(۔ مسند الرویانی (1/263 ۔ 267، ح 20392

(۔ تاریخ دمشق لابن عساکر (269، 2163/268

اسے درج ذیل محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔

(۔ بیهقی (2) حاکم (3) ذہبی 1

(۔ القرطبی فی التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ (ص 4119

:۔ ابو عوانہ روی حدیثہ فی صحیحہ (کتاب الروح ص 60 اتحاف المهرۃ 2/459) بعض لوگوں نے زاذان اور منہال بن عمرو پر جرح کی ہے لہٰذا ان دونوں راویوں کے حالات علی الترتیب و بالتفصیل پیش خدمت ہیں 5

"ابو عمر زاذان الکندی الکوفی صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں"

(صحیح مسلم: (1997/57، 1657

(ترمذی: (1846) (1868 وقال: حسن صحیح) 3812، 2566، 1986

(ابوداؤد: (5168، 3761، 3212، 249

(النسائی: (5648، 2003، 1283

(ابن ماجہ: (4021، 1555، 1549، 1548، 599

(ابن خزیمہ: (2791

(ابن حبان: (الاحسان 2/134 ح 910

اب زاذان پر جرح مع تبصرہ پیش خدمت ہے۔

"۔ سلمہ بن کہیل ۔ "أبو البختري أعجب إلی 1

(کتاب المعرفۃ والتاریخ لیعقوب بن سفیان 2/795) وسندہ صحیح)

یعنی اس کے بجائے مجھے ابو البختری الطائی زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے۔

یہی قول دوسرے علماء نے اختصار و تفصیل اور معمولی اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔ دیکھئے تہذیب التہذیب وغیرہ ابو البختری سعید بن فیروز الطائی صحاح ستہ کے راوی اور ثقہ تھے۔ دیکھئے تہذیب الکمال للمزی 7/278، 279))

:تنبیہ

(سلمہ بن کہیل 121ھ یا 123ھ میں فوت ہوئے۔ (تہذیب الکمال 7/459، 460

وہب بن وہب الاسدی المدنی القاضی 121ھ یا اس کے بعد پیدا ہوا۔

(دیکھئے سیر اعلام النبلاء (9/375) قال: توفی سنۃ ماتئین ولہ بضع وسبعون سنۃ

لہٰذا سلمہ بن کہیل کے قول کا مصداق وہب بن وہب قطعاً نہیں ہے اور کتاب المعرفۃ کی صراحت "الطائی" اس سلسلے میں فیصلہ کن ہے کیونکہ الطائی صرف سعید بن فیروز ہے وہب بن وہب نہیں۔ سعید بن فیروز الطائی چونکہ ثقہ

تھے لہذا انھیں زاذان پر ترجیح دینا کوئی جرح نہیں ہے۔ سلمہ بن کہیل نے ابوالبختری الطائی کے ایک قول کو بطور حجت پیش کیا ہے۔

(المعجم لابن الاعرابی : 431 وسندہ قوی)

2۔ الحکم بن عتیبہ : حکم نے زاذان سے روایت نہ لینے کا سبب یہ بیان کیا :

"اکثر یعنی من الروایۃ" اس نے بہت سی روایتیں بیان کی ہیں۔ (الجرح والتعدیل 3/614 وسندہ صحیح وکتب اخریٰ)

ظاہر ہے کہ بہت سی روایتیں بیان کرنا کوئی جرح نہیں بلکہ خوبی ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سی حدیثیں بیان کی ہیں حتیٰ کہ بعض علماء نے ان کے بارے میں بھی کہہ دیا تھا کہ "اکثر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ" ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کثرت کردی۔

(صحیح مسلم : 2497/160۔ وصحیح البخاری : 2047)

3۔ ابواحمد الحاکم الکبیر النیسابوری :

"لیس بالمتین عندھم"

(وہ ان کے نزدیک المتین نہیں تھے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر 20/213)

یہ جرح کئی لحاظ سے مردود ہے۔

ا۔ المتین کی نفی کا یہ مطلب نہیں کہ وہ متین (بغیر الف لام) بھی نہیں ہے لہذا ایسا راوی اگر جمہور سے توثیق ثابت ہو تو حسن الحدیث سے کم نہیں ہوتا۔

ب : "عندھم" یعنی ان (نامعلوم لوگوں) کے نزدیک لیس بالمتین ہونا اس لیے بھی مردود ہے کہ یہ نامعلوم لوگ کون ہیں؟ ظاہر ہے کہ مجہول کی جرح کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

ج : ابواحمد الحاکم (پیدائش 290ھ اوقبلھا 285ھ وفات 378ھ) بہت بعد کے علماء میں سے ہیں، امام ابن معین وغیرہ کے مقابلے میں مجہول لوگوں سے ان کی نقل کردہ جرح مردود ہے۔

4۔ حافظ ابن حجر العسقلانی :

(صدوق یرسل وفیہ شیعیۃ" (تقریب التہذیب : 1988"

یعنی یہ سچے تھے مرسل روایتیں بیان کرتے تھے اور ان میں شیعیت ہے۔

مرسل روایتیں بیان کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ امام ابوداود کی کتاب المراسیل پڑھ لیں۔

امام عطاء بن ابی رباح وغیرہ بہت سے تابعین مرسل روایتیں بیان کرتے تھے۔

فیہ شیعۃ" (ان میں شیعیت ہے) والی بات دو وجہ سے مردود ہے۔"

اول : حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب التہذیب میں اس قول کا ذکر وماخذ بیان نہیں کیا اور تقریب التہذیب، تہذیب ہی کا خلاصہ ہے۔ جب اصل میں ایک قول ہے ہی نہیں تو خلاصے میں کہاں سے آگیا؟

دوم : حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے یہ قول محمد بن عمر الواقدی (کذاب) سے مروی ہے۔ عن محمد بن عمر (الواقدی) "وکان من شیعۃ علی" اور وہ بھی جماعت میں سے تھے۔

(کتاب الکنیٰ للدولابی 2/42 وتاریخ دمشق لابن عساکر 20/218)

واقدی کذاب ومتروک تھا۔ دیکھئے میزان الاعتدال وغیرہ۔

(ابراہیم بن ہاشم غیر موثق ہے۔ دیکھئے تاریخ بغداد (6/202،203

(محمد بن ابراہیم ہاشم بھی غیر موثق ہے۔ (انظر تاریخ بغداد 1/399

محمد ابراہیم کا شاگرد صاحب الکنیٰ محمد بن احمد بن حماد الدولابی ضعیف ہے۔

(دیکھئے میزان الاعتدال (3/459

معلوم ہوا کہ "فیہ شیعیۃ" والا قول ہر لحاظ سے باطل ہے۔ یہ کل جرح تھی۔ ابن حبان کی جرح کا ذکر آخر میں آرہا ہے اب زاذان کی توثیق وتعدیل بھی پڑھ لیں۔

1۔ یحییٰ بن معین: ثقہ (سوالات ابن الجنید: 249)

2۔ خطیب بغدادی: کان ثقہ (تاریخ بغداد 8/487)

3۔ العجلی: ثقہ (تاریخ الثقات: 450)

4۔ مسلم: احتج بہ فی صحیحہ (1657، 1997/57)

5۔ ابن عدی: واحادیثہ لا باس بہا اذا روی عنہ ثقہ (الکامل 3/1091)

6۔ ابن سعد: وکان ثقہ قلیل الحدیث (الطبقات الکبری 6/179)

7۔ ابو عوانہ الاسفرائنی: احتج بہ فی صحیحہ (290-5289)

8۔ ابن الجارود: روی لہ فی المنتقیٰ: 842

معلوم ہوا کہ ابن الجارود کے نزدیک زاذان صحیح الحدیث ہے۔

(دیکھئے میرا مضمون "نصر الرب فی توثیق سماک بن حرب" (ق ص 14) میری کتاب: تحقیقی اور علمی مقالات (ج1 ص 434)

9۔ الحاکم: صحح لہ فی المستدرک

10۔ الذہبی: وکان ثقہ صادقاً (سیر اعلام النبلاء 4/280)

حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال (2/63) میں "صح" لکھ کر اپنے نزدیک زاذان کی توثیق کا اشارہ کر دیا ہے اور یہ کہ اس پر جرح باطل ہے۔

(دیکھئے لسان المیزان (2/159) ترجمہ: حارث بن محمد بن ابی اسامۃ

11۔ ابن شاہین: ثقہ (الثقات: 417)

12۔ ابن خزیمہ: احتج بہ فی صحیحہ (2791)

13۔ ابو نعیم اصبہانی: "الناصح المجاب والرابح المثاب" (حلیۃ الاولیاء 4/199)

(ابو نعیم اصبہانی نے زاذان کو اہل السنہ کے اولیاء میں ذکر کیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء 4/199، 204)

معلوم ہوا کہ وہ ان کے نزدیک شیعہ نہیں تھے۔

(امام النسائی: لیس بہ باس (تاریخ دمشق 20/212، وسندہ ضعیف

اس میں امام نسائی کے شاگرد اور بیٹے ابو موسی عبدالکریم بن احمد بن شعیب النسائی کے حالات نہیں ملے، باقی ساری سند صحیح ہے۔

14۔ بیہقی: صحح لہ فی شعب الایمان (395) واثبات عذاب القبر (ح 19) بتحقیقی

15۔ القرطبی: صحح لہ فی التذکرۃ (ص 119) کما تقدم

16۔ ابن کثیر: "فرزقہ اللہ التوبۃ علی ید عبداللہ بن مسعود وحصلت لہ انابۃ ورجوع إلی الحق، وخشیۃ شدیدۃ"

(البدایۃ والنہایۃ 9/50)

17۔ ابن حجر العسقلانی: صدوق یرسل وفیہ شیعیہ" (تقریب: 1988)

یرسل اور فیہ شیعیہ کا جواب پر گزر چکا ہے متقدمین کی اصطلاح میں تشیع اور رفض کا فرق ہے لہٰذا یہ لفظ جو کہ ثابت بھی نہیں ہے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی جرح نہیں ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ البراء والی حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"کما ثبت فی الحدیث" (جیسا کہ حدیث میں ثابت ہوا) (فتح الباری 3/235 تحت ح 1374"

)۔ابو موسی الاصبہانی : حسنہ (الترغیب الترہیب 184/369

)۔ابن القیم : قال فی حدیثہ "فالحدیث صحیح لاشک فیہ" (کتاب الروح ص 1965

)۔ابن تیمیہ : حسن حدیثہ (مجموع فتاویٰ 204/290

)۔الضیاء المقدسی : اخرج حدیثہ فی المختارة (2/74 ح 21451

)۔المنذری : ثقہ مشہور (الترغیب الترہیب 4/369 ح 225221

)۔الترمذی : صحح لہ کما تقدم (ص 2323

معلوم ہوا کہ محدثین کرام کی بہت بڑی اکثریت زاذان کو ثقہ و صدوق اور صحیح الحدیث و حسن الحدیث قرار دیتی ہے لہٰذا چند علماء کی غیر مفسر و غیر ثابت جرح ان کے مقابلے میں مردود ہے۔

حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا زاذان کے بارے میں رویہ عجیب و غریب ہے وہ انھیں کتاب الثقات (4/265) میں ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ "یخطئ کثیراً" وہ بہت غلطیاں کرتا تھے۔

ظاہر ہے کہ جو بہت غلطیاں کرے وہ ضعیف ہوتا ہے ثقہ نہیں ہوتا لہٰذا سے کتاب الثقات میں ذکر کرنے کا کیا فائدہ؟ اگر ثقہ ہے تو وہ "یخطئ کثیراً" بالکل نہیں ہے۔

گویا حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا قول اور الثقات میں راوی کا ذکر دونوں متناقض ہوگئے۔ اگر امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کے دو اقوال میں تعارض و تناقض واقع ہو جائے تو دونوں ساقط ہو جاتے ہیں (قال الذہبی : "فتساقط قولاہ" میزان الاعتدال 2/552 ترجمہ عبد الرحمان بن ثابت بن الصامت) یہی اصول دیگر لوگوں کے بارے میں بھی ہے۔

حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے زاذان کو کتاب : مشاہیر علماء الامصار (ت : 7751 میں بھی ذکر کیا ہے (ص 104) اور کہا : ""وکان یہم فی الشیء بعد الشیء" یعنی اسے بعض دفعہ بعض اشیاء میں وہم ہو جاتا تھا۔ معلوم ہوا (کہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے "یخطئ کثیراً" سے رجوع کرلیا ہے۔ اس رجوع کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ زاذان کی روایت اپنی صحیح میں لائے ہیں۔ (الاحسان 2/134 ح 910

یعنی یہ ان کے نزدیک صحیح الحدیث تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ زاذان پر منکرین عذاب القبر کی نقل کردہ تمام جرحیں باطل و مردود ہیں اور زاذان ابو عمر ثقہ و صحیح الحدیث تھے۔ والحمد للہ۔

المستدرک للحاکم (1/39) میں مختصر روایت میں ابو اسحاق السبیعی نے زاذان کی متابعت کر رکھی ہے۔ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے عدی بن ثابت بھی بیان کرتے ہیں (کتاب الروح ص 66) اس کا راوی عیسیٰ بن المسیب جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

خلاصۃ التحقیق : زاذان ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ ثقہ و صحیح الحدیث ہیں اور ان پر ڈاکٹر مسعود عثمانی وغیرہ کی جرح مردود ہے والحمد للہ۔

منہال بن عمرو، میزان جرح و تعدیل میں

منہال بن عمرو صحیح بخاری و سنن اربعہ کے راوی ہیں۔

(صحیح البخاری : 5515، 3371، سورۃ حم السجدة باب : اقبل ح 4816

(ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ 5217، 4737، 3106

ترمذی : 3872، 3781، 3611، 3355، 2083، 206) نسائی : 894، 893، 3009، 5451) ابن ماجہ : ، 3535، 2112، 1549، 1548، 971، 615، 339، 120
4021، ابن حبان : الاحسان 2968، 6921، موارد : 714، 2229)

ابن خزیمہ : 2830۔

المختارة للضیاء المقدسی 3/368۔ 386 ح، 412، 394۔

الحاکم : 4/213، 365، 364، 343، 1/342۔

اب منہال پر جرح کے اقوال مع تبصرہ پیش خدمت ہیں۔

: ۔شعبہ : امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا 1

(ترک شعبۃ المنہال بن عمرو علی عمد" شعبہ نے جان بوجھ کر منہال کو ترک کر دیا تھا۔ (الضعفاء للعقیلی 4/236، والجراح والتعدیل 8/357"

شعبہ 160ھ میں فوت ہوئے اور امام احمد 164ھ میں پیدا ہوئے لہٰذا یہ قول بے سند اور منقطع ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

وہب بن جریر سے روایت ہے کہ شعبہ نے فرمایا:

"أتیت منزل منہال بن عمرو فسمعت منہ صوت الطنبور، فرجعت ولم أسألہ"

میں منہال بن عمرو کے گھر کے پاس آیا تو میں نے وہاں سے طنبور (باجے) کی آواز سنی میں واپس چلا گیا اور اس سے پوچھا تک نہیں۔

وہب نے کہا کہ میں نے کہا:

"ہلا سألتہ؛ فعسی کان لا یعلم"

(اور آپ نے اس سے پوچھا کیوں نہیں؟ ہو سکتا ہے کہ اسے پتہ ہی نہ ہو۔ (کتاب الضعفاء للعقیلی 4/237

معلوم ہوا کہ امام شعبہ کی جرح صحیح نہیں ہے۔

(حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اس جیسی شعبہ کی جرح نقل کر کے فرماتے ہیں۔ وھذا لا یوجب غمز الشیخ" اور اس سے شیخ پر جرح لازم نہیں ہوتی۔ (میزان الاعتدال 4/192

۔شعبہ کی منہال پر جرح اس کی بیان کردہ ایک خاص حدیث "حدیث ابی بشر عن مجاہد حدیث الطیر" سے ہے۔ 1

دیکھئے کتاب العلل لاحمد (1271) وموسوعہ اقوال احمد (3/404) واللفظ لہ

(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روی عنہ منصور وشعبہ التاریخ الکبیر 8/12

یعنی منہال سے منصور اور شعبہ نے روایت بیان کی ہے۔

(راقم الحروف نے اپنے رسالۃ "نصر الرب" میں ثابت کیا ہے شعبہ عام طور پر اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایتیں کرتے تھے۔ (ص 13

"لیکن حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر کسی مستند حوالے کے لکھا ہے "ثم ترکہ بآخرہ

الکاشف: 5752) یعنی شعبہ نے آخر میں منہال کو ترک کر دیا تھا۔ واللہ اعلم 2۔ مغیرہ (بن قاسم) صاحب ابراہیم مغیرہ سے منسوب جرح تاریخ دمشق (63/3274) میں مذکور ہے اس کا راوی محمد بن عمر الحنفی مجہول) ہے۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

"محمد بن عمر الحنفي راوي الحکایۃ فیہ نظر"

(اس) حکایت کے راوی محمد بن عمر الحنفی میں نظر ہے۔ (تہذیب التہذیب 10/320)

۔یحییٰ القطان: حاکم نے بغیر سند اور بغیر کسی حوالے کے نقل کیا کہ غمزہ یحییٰ سعید (القطان) یعنی یحییٰ القطان نے منہال پر جرح کی۔ (میزان الاعتدال 4/192) یہ جرح تین وجہ سے مردود ہے۔ 3

۔جرح غیر مفسر ہے۔ (2) جرح کے ثبوت میں نظر ہے۔ 1

۔جمہور محدثین کی توثیق کے خلاف ہے۔ 3

(۔جوزجانی نے کہا: سئی الذہب (احوال الرجال: 443

(تاریخ دمشق میں یہ اضافہ ہے۔ وقد جری حدیثہ (63/275

(۔ابن حزم نے کہا: لیس بالقوی (سیر اعلام النبلاء 55/184

(۔یحییٰ بن معین: اس کی شان گھٹاتے تھے، (تاریخ دمشق 663/275

اس کے راوی احوص بن مفضل کو دار قطنی نے لیس بہ باس کہا اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

"وأورد..... حدیثا منکرا، لیس فی سندہ من یتھم بہ غیرہ"

(لسان المیزان 1/ی 332 ت 1022)

تنبیہ:

(احوص بن المفصل کے بارے میں راجح یہی ہے کہ وہ لیس بہ باس (یعنی صدوق حسن الحدیث) تھے۔ دیکھئے سوالات السہمی للدارقطنی 208)

ان جارحین کے مقابلے میں معدلین و موثقین کے اقوال بھی پڑھ لیں۔

(۔ یحییٰ بن معین: ثقہ (تاریخ یحییٰ بن معین: 1087 الجرح والتعدیل 18/357

(۔ العجلی: ثقہ (تاریخ الثقات: 21643

(۔ الدارقطنی: صدوق (سوالات الحاکم للدارقطنی: 3484

(۔ البخاری: روی لہ فی صحیحہ (43371،5515

(۔ ابن خزیمہ: روی لہ فی صحیحہ (52830

(۔ ابن حبان روی لہ فی صحیحہ (موارد: 2229، 714، الاحسان: 2967، 66921

(۔ الضیاء المقدسی: روی لہ فی المختارۃ (386، 3/368، ح 412، 7394

۔ الحاکم: صحح لہ فی المستدرک (3/213، 365، 364، 343، 1/342) وغیرہ 8

(۔ الترمذی: قال فی حدیثہ: "حسن صحیح" (92060

(۔ ابن شاہین: ثقہ (الثقات: 101412

(۔ بیہقی: صحح حدیثہ (شعب الایمان: 11395

(۔ ابو عوانہ: روی لہ فی صحیحہ (اتحاف المہرۃ 2/459 ح 122063

(۔ الذہبی: صحح حدیثہ (تلخیص المستدرک 1/37۔1340

(ذہبی نے میان الاعتدال میں منہال کے ساتھ "صح" کی علامت لکھی ہے۔ 4/192

تعدیل زاذان حوالہ نمبر 10) میں بحوالہ لسان المیزان (2/159) گزر چکا ہے کہ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسے راوی پر جرح باطل ہوتی ہے اس کے باوجود حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے سیر اعلام النبلاء (5/184) میں یہ عجیب و غریب بات لکھ دی ہے۔

"حَدِیْثُہُ فِی شَأْنِ الْقَبْرِ بِطُوْلِہٖ فِیْہِ نَکَارَۃٌ وَغَرَابَۃٌ"

یعنی اس کی عذاب القبر والی حدیث میں اجنبیت اور اوپرا پن ہے۔

ذہبی کا یہ قول ان کی تعدیل کے مقابلے میں باطل ہے۔

(۔ محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن مندہ صحح حدیثہ فی کتاب الایمان (2/820 ح 14844

(۔ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ: صدوق / ربما وھم (تقریب التہذیب: 156918

ایسا راوی حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور عام محدثین کے نزدیک حسن درجے کا ہوتا ہے۔

تحریر تقریب التہذیب میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہوا ہے۔

(بل ثقۃ فقد وثقہ الائمۃ: ابن معین والنسائی والعجلی وذکرہ ابن حبان فی الثقات ولم یجرح بجرح حقیقی "3/421"

(النسائی: حافظ المزی نے بغیر کسی سند کے نسائی سے نقل کیا کہ "ثقہ یعنی منہال ثقہ ہے۔ (التہذیب الکمال 18/412

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جمہور محدثین کے نزدیک منہال ثقہ وصدوق تھے لہٰذا ان کی یہ روایت صحیح یا حسن لذاتہ ہے۔ ان کی بیان کردہ حدیث کی تائید والی روایتیں بھی ہیں مثلاً:

سنن ابن ماجہ (کتاب الزھد باب ذکر الموت والاستعداد لہ (ح 4262) والی حدیث "ثم تصیر الی القبر" یعنی پھر قبر میں روح جاتی ہے۔ اس کی سند بالکل صحیح ہے۔

"حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ, حَدَّثَنَا شَبَابَةُ, عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ, "عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ, عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس سند میں نہ زاذان ہیں اور نہ منہال بن عمرو اسے البوصیری (زوائد) المنذری (الترغیب والترھیب 4/370) اور ابن القیم (الروح ص 155) نے صحیح کہا ہے۔

(تعدیل زاذان میں (ص 27) پر متابعت والی دو روایتیں گزر چکی ہیں مزید تفصیل کے لیے میرے بھائی محترم مولانا ابو جابر عبداللہ الدامانوی کتاب الدین الخالص حصہ اول پڑھ لیں۔ (الحدیث: 14

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد 1۔ کتاب الجنائز- صفحہ 549

محدث فتویٰ